71297 ـ زندگی میں ہی ورثاء کے مابین مال تقسیم کرنا

سوال

کیا کوئی شخص اپنی زندگی میں ہی اپنے ورثاء کے مابین اپنا مال تقسیم کر سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن اس کے لیے ایك شرط ہے كہ: اس سے کسی ایك وراث کو بھی نقصان دینا مقصود نہ ہو، کہ کسی کو دے اور کسی کو نہ دے، یا پھر انہیں نقصان اور ضرر پہنچاتے ہوئے ان کے حق سے بھی کم دے.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے وراثت کی تقسیم خود فرمائی ہے، اور ورثاء کے حصے خود مقرر کیے ہیں، اور جو شخص بھی اس سے باہر جائیگا اس کے لیے اللہ تعالی بہت سخت وعید بیان فرمائی ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، اور جو کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کریگا وہ ایسی جنتوں اور باغات میں داخل ہو گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیگا، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اس کی حدود سے تجاوز کریگا، وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا اور اس میں ہمیشہ کے لیے رہےگا، اور اس کے لیے اہانت آمیز عذاب ہے النساء (13 ـ 14).

افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ وہ ایسا نہ کرے، بلکہ اپنا مال اپنے پاس ہی رہنے دے، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی وفات کے وقت موجود ورثاء میں اس کا ترکہ شرعی تقسیم کے مطابق تقسیم کر دیا جائیگا، اور پھر انسان کو اس کا کوئی علم نہیں کہ پہلے کسے موت آنی ہے حتی کہ وہ اپنا مال اپنے ورثاء میں تقسیم کرتا پھرے، اور ہو سکتا ہے اس کی عمر لمبی ہو جائے اور اسے اس مال کی ضرورت ہو.

الانصاف کے مصنف لکھتے ہیں:

" صحیح مذہب کے مطابق زندہ شخص کے اپنا مال اپنی اولاد کے مابین تقسیم کرنے میں کوئی کراہت نہیں، اور ان (یعنی ایك دوسرے قول میں امام احمد رحمہ اللہ نے کراہت بیان کی ہے) سے کراہت منقول ہے.

الرعایۃ الکبری میں وہ کہتے ہیں: اگر کسی کے لیے ممکن ہو کہ اس کے ہاں اولاد ہو سکتی ہے تو پھر اس کے لیے اپنی زندگی میں اپنے ورثاء کے مابین اپنا مال تقسیم کرنا مکروہ ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (7 / 142).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" ہم آپ کے والد کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اپنا مال تقسیم نہ کرے، ہو سکتا ہے وہ اس کے بعد اس کا محتاج اور ضرورتمند ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (16 / 463).

واللہ اعلم .